سوال

ک متعلق تفصیل (175)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ین کے تعلق سے وضاحت چاہتا ہوں، تفصیل سے بتائیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سلمان شخص کے لیے عید کے روز مندرجہ ذیل کام کرنے مسنون ہیں :

1- نماز عید کے لیے جانے سے قبل غسل کرنا.

موطا امام مالک وغیرہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے کہ :

بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عیدگاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے"

ر (428).

ی رحمہ اللہ تعالی نے نماز عید کے لیے غسل کے استحباب پر علماء کرام کا اتفاق ذکر کیا ہے.

پر جمعہ المبارک اور اس طرح عام اجتماعات میں جانے کے لیے غسل کرنے کا جو سبب اور باعث ہے وہی سبب اور معنی عید میں بھی پایا جاتا ہے، بلکہ عید میں تو یہ سبب اور بھی زیادہ ظاہر ہے.

2- عید الفطر کی نماز سے قبل کچھ نہ کچھ کھا کر جانا، اور عید الاضحی میں نماز عید کے بعد کھانا :

کے آداب میں ہے کہ نماز عید الفطر کے لیے جانے سے قبل کچھ نہ کچھ کھانا چاہیے حتی کہ چاہے چند کھجوریں ہی کیوں نہ کھائی جائیں.

مام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کھجوریں کھانے سے قبل نماز عید کے لیے نہیں جاتے تھے، اور کھجوریں طاق (یعنی ایک یا تین) کھاتے"

ر (953).

طر سے قبل کچھ کھا کر جانا اس لیے مستحب کیا گیا ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھا جائے، اور یہ روزے ختم ہونے کی نشانی ہے.

ہ اللہ تعالی نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ : اس میں روزے زیادہ کرنے کا سد ذریعہ، اور اللہ تعالی کے حکم کی اتباع اور پیروی ہے.

ی (446/2).

جسے کھجور بھی نہ ملے تو اس کے لیے کوئی بھی چیز کھانا مباح ہے.

ں مستحب یہ ہے کہ نماز عید سے قبل کچھ نہ کھایا جائے، بلکہ نماز عید کے بعد قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھائے، اور اگر قربانی نہ کی ہو تو نماز سے قبل کھانے میں کوئی حرج نہیں.

3- عید کے روز تکبیریں کہنا :

، روز تکبیریں کہنا عظیم سنن میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے :

تی پوری کرو، اور اللہ تعالی نے جو ہدایت تمہیں دی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو، اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرو .

ن مسلم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : میں نے اوزاعی اور مالک بن انس سے عیدین میں بلند آواز سے تکبیریں کہنے کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے :

ں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر کے روز امام کے آنے تک بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے"

ور عبدالرحمن بن سلمی سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ :

عید الاضحی کی بنسبت وہ عید الفطر میں زیادہ شدید تھے"

حمہ اللہ کہتے ہیں : یعنی تکبیروں میں.

ں(122/3).

غیرہ نے روایت کیا ہے کہ : ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عید گاہ آنے تک تکبیریں کہتے، اور وہاں آکر بھی امام کے آنے تک تکبیریں کہتے رہتے تھے.

بن ابی شیبہ نے زہری سے صحیح سند کے ساتھ کے بیان کیا ہے کہ :

لوگ گھروں سے نکلتے تو عید گاہ پہنچنے تک بلند آواز کے ساتھ تکبیریں کہتے، حتی کہ جب امام آجاتا تو لوگ تکبیریں کہنا ختم کرتے اور جب امام تکبیریں کہتا تو لوگ بھی تکبیریں کہتے"

ں(121/2).

رسے نکلنے سے لیکر عید گاہ جانے اور امام کے آنے تک بلند آواز میں تکبیریں کہنا معروف اور بہت ہی مشہور امر تھا، بہت سے مصنفین نے اپنی کتب میں اس کا ذکر کیا ہے، جن میں ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، اور فریابی نے کتاب : "احکام العیدین" میں سلف کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے، جن میں نافع بن

ا ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالی کہا کرتے تھے :

ے گھروں نکل کر عید گاہ جانے اور عید گاہ میں امام کے آنے تک تکبیریں کہا کرتے تھے"

ر الفطر میں تکبیریں کہنے کا وقت چاند رات سے شروع ہو کر نماز عید کے لیے امام کے آنے تک رہتا ہے.

ن عید الاضحی میں یکم ذوالحجہ سے شروع ہو کر آخری ایام تشریق کا سورج غروب ہونے تک رہتا ہے.

ہیر کے الفاظ یہ ہیں :

مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ :

ایام تشریق میں تکبیریں کہا کرتے :

"اللہ أکبر اللہ أکبر لا إلہ إلا اللہ واللہ أکبر اللہ أکبر وللہ الحمد"

ر ابن ابی شیبہ نے ہی ایک روایت میں اسی سند کے ساتھ تین بار تکبیر کے الفاظ روایت کیے ہیں.

ر محاملی نے صحیح سند کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں :

"اللہ أکبر کبیراً اللہ أکبر کبیراً اللہ أکبر وأجل، اللہ أکبر وللہ الحمد"

ں(126/3).

4-عید کی مبارکباد دینا :

دوسرے کو عید کے روز اچھے الفاظ میں مبارکباد دینا شامل ہے، چاہے اس کے الفاظ کوئی بھی ہوں، مثلا ایک دوسرے کو یہ کہے : تقبل اللہ منا و منکم. اللہ تعالی ہم اور آپ سے قبول فرمائے.

ید مبارک یا اس طرح کے کوئی اور الفاظ کہیں جو مبارکباد کے لیے مباح اور جائز ہوں.

یر بن نفیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ر کے روز جب نبی کریم صلی اللہ کے صحابہ کرام ایک دوسرے کو ملتے تو وہ ایک دوسرے کو یہ الفاظ کہا کرتے تھے :

"تقبل منا و منک آپ اور ہم سے قبول ہو.

ر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اس کی سند حسن ہے.

ں(446/2).

باد دینا صحابہ کرام کے ہاں معروف تھی، اور امام احمد وغیرہ اہل علم نے اس کی رخصت دی ہے، مختلف مواقع پر مبارکباد دینے کی مشروعیت پر صحابہ کرام سے ثابت ہے، کہ جب کسی کو کوئی خوشی حاصل ہوتی مثلا کسی شخص کی اللہ تعالی توبہ قبول فرماتا تو صحابہ کرام اسے مبارکباد وغیرہ دیا کرتے تھے.

ں میں کوئی شک نہیں کہ مبارکباد دینا مکارم اخلاق اور مسلمانوں کے مابین اجتماعیت حسنہ شامل ہوتی ہے.

د کے سلسلہ میں کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ : جو شخص آپ کو مبارکباد دے اسے آپ بھی مبارکباد دیں، اور جو شخص خاموش رہے آپ بھی اس کے لیے خاموشی اختیار کریں.

ما کہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے :

ے کوئی شخص مبارکباد دیتا ہے تو میں بھی اسے مبارکباد کا جواب دیتا ہوں، لیکن میں اس کی ابتدا نہیں کرتا".

5-عید کے لیے خوبصورتی اور اچھا لباس پہننا :

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی سے مروی ہے کہ :

' عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بازار سے ایک ریشمی جبہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض کیا :

لّٰہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیں تاکہ آپ اسے عید کے روز اور وفود کو ملنے کے لیے بطور خوبصورتی پہنا کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

، تو اس کے لیے ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں..."

ر (948).

، آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے پر انکار نہیں کیا بلکہ اس کا اقرار کیا، لیکن اس جبہ کو خریدنے سے انکار کیا کیونکہ وہ ریشمی تھا.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ کا ایک جبہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کے روز زیب تن کیا کرتے تھے "

ر (1765).

ہقی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ : ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عید کے لیے اپنا خوبصورت ترین لباس زیب تن کیا کرتے تھے.

لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ عید کے لیے خوبصورت ترین لباس زیب تن کرے.

، عید کے لیے جائیں تو وہ زیب و زینت سے اجتناب کریں، کیونکہ انہیں مردوں کے سامنے زینت کے اظہار سے منع کیا گیا ہے، اور اسی طرح باہر جانے والی عورت کے لیے خوشبو لگانا بھی حرام ہے، تاکہ وہ مردوں کے فتنہ کا باعث نہ بنے، کیونکہ وہ تو صرف عبادت اور اطاعت کے لیے نکلی ہے.

6- نماز عید کے لیے آنے جانے میں راستہ بدلنا.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

ید کے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ تبدیل کیا کرتے تھے "

ر (986).

حکمت کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ : تاکہ روز قیامت دونوں راستے گواہی دیں، روز قیامت زمین اپنے اوپر خیر اور شر کے عمل کی گواہی دے گی.

ے قول یہ ہے کہ : دونوں راستوں میں اسلامی شعار کا اظہار ہو.

ب قول یہ ہے کہ : اللہ تعالی کا ذکر ظاہر کرنے کے لیے.

: یہودیوں اور منافقین کو غصہ دلایا جائے، اور تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کی کثرت سے انہیں ڈرایا دھمکایا جا سکے.

ل یہ بھی ہے : تاکہ تعلیم اور فتوی اور اقتداء یا پھر ضرورتمندوں پر صدقہ وغیرہ کے ذریعہ لوگوں کی حاجتیں پوری ہوں، یا پھر اپنے رشتہ داروں کی زیارت اور ان سے صلہ رحمی ہو.

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 2